اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۱۳ سنہ ۱۴ء کاپی رائٹ ہند محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۲۰

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

جذب الاصفیا

الیٰ

فضائل المصطفیٰ

یعنی

جناب نبی عربی فداہ روحی امی وابی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختصر فضائل پر

ایک صوفیانہ قرآن و حدیث سے تلخیص

جسکو

حافظ محمد امین صاحب اندرابی وکیل عدالت نے تالیف کیا

اور

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین کے زئی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

کوچہ کے زیں ——— بازار کشمیری لاہور

نے اپنے سلسلہ تصوف میں شائع کیا

قیمت ——— ۶

تصوف کی سراپا رحمت بینظیر کتابوں کا سلسلہ

انیس المشتاقین الی حیات سید المرسلین

یہ رسالہ حافظ محمد امین صاحب انور ایڈیٹر وکیل عدالت لاہور کی تصنیف سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حیات النبی ہونے کا قرآن و احادیث صحیحہ سے ثبوت۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

القول المقبول فی علم غیب الرسول

یہ رسالہ بھی حافظ محمد امین صاحب انور ایڈیٹر وکیل عدالت لاہور کی تصنیف سے ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر ایک محققانہ اور محدثانہ قرآن کریم و احادیث صحیحہ سے ثبوت ۔ قیمت ۶ر

ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتاب ہذا میں مولانا جامی علیہ الرحمۃ کی ایک درد بھری فارسی نعت جو آپ نے عشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تصنیف فرمائی جسکی تشریح مولانا محبوب عالم صاحب امین آبادی نے باسناد آیات قرآن کریم و احادیث صحیحہ و اقوال بزرگان عظام کی ہے اور مناسب موقعوں پر نہایت دلآویز عربی فارسی اردو اشعار و غزلیات لکھ کر سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند عاشقوں کے حالات نظم و نثر میں لکھے گئے ہیں۔ جو واعظوں کی جان اور صوفیوں کا ایمان ثابت ہوئی ہے خوشخط کاغذ اعلےٰ قیمت عہ

اردو ترجمہ کتاب شجر الکون

از تصنیف لطیف شیخ الاکبر حضرت مولنا شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ھذا میں حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے اس بات کو بدلائل خوبی ثابت کیا ہے کہ تمام مخلوقات جو اللہ تعالےٰ نے پیدا کی ہے اُس کی جڑھ اور بنیاد ذات اقدس جناب سرور کائنات خلاصۂ موجودات رحمۃ للعالمین حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ صادق الاعتقاد اسے خرید کر پڑھیں۔ بڑی محنت سے اس کا ترجمہ عربی سے سلیس اردو میں کرایا گیا ہے اور نہایت اہتمام سے خوشخط لکھوا کر اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر نہایت صحت و صفائی سے طبع کرایا ہے ۔ قیمت ۶ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

نحمدک یا من شرح صدرنا للاسلام۔ وزین قلوب العارفین بضیاء نور العرفان۔ ثم اکمل قلوب المشتاقین بکمال المودۃ والایقان وانسہم بمودۃ سید الانس والجان۔ الذی من ادنی فضائلہ علم ما سیکون وما کان۔ والصلوٰۃ والسلام علیہ الہ وصحبہ الطاہرین عن الاثم والعدوان۔

امابعد

سبحان اللہ زمانہ کبھی حالتِ واحد پر قائم نہیں رہتا۔ آج کچھ ہے تو کل کچھ۔ کسی زمانے میں اصول شرعیہ تو کجا، شعائر تصوفیہ کا وہ رواج تھا کہ بے اُن کے کسی مجلس میں رونق نہ سمجھی جاتی۔ مسائل شرعیہ میں جوان بوڑھوں تک مہارت کامل رکھتے تھے۔ جب کبھی چار مسلمان مل بیٹھتے تو کسی نہ کسی اوق مسئلہ پر طبع آزمائی ہوتی۔ صوفیائے کرام کے حلقے ہوتے تو اُس میں نازک صوفیانہ نکات پر خوش بیانیاں ہوتیں۔ پس ایسی ترکیبیں مخاطبین کے لئے

رہبر کامل کا کام دیتیں۔ افسوس! اب وہ زمانہ ہے کہ مسائل شرعیہ میں سے موٹے موٹے ضروری مسائل سے عوام کو درکنار خواص کو بھی واقفیت نہیں رہی۔ صوفیانہ مجالس بھی اذکار زکیہ سے خالی نظر آنے لگیں۔ الا ماشاء اللہ۔ دوسری طرف بدعتقادی اور بالخصوص فاتح قوم کے فیشن نے اس زور سے رنگ پکڑا کہ توبہ ہی بھلی۔ جہاں نئی ایجاد و اختراع کا خیال ہمارے نوجوانوں کے حوصلے بڑھاتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مذہب میں بھی ایجاد ہونے لگی۔ ہر ایک نے چار اینٹوں کی مسجد الگ تیار کی اور دوکانداری شروع کردی۔ کسی نے نماز پر اعتراض جڑنے شروع کئے تو کسی نے روزہ پر۔ ایسے شرعی اصولوں پر بھی ترمیم کی نظر پڑنے لگی کہ جن پر دار و مدار عامۂ مسلمین تھا۔ غرضکہ ہر کسی نے رائے زنی شروع کردی۔ مذہب کیا ہے گویا آج کل لوگوں نے بازیچۂ اطفال خیال کرلیا۔ ایسی بگڑی حالت میں نوجوانان قوم سے یہ کہاں توقع ہوسکتی ہے کہ اُن کو اپنے مذہبی مشاغل کے علاوہ حضرت نبویہ سے محبت و اُنس ہو (ہاں جن کو خدا نے نور عرفاں عطا کیا ہے اُن کا ذکر نہیں) اور بالخصوص آنحضرت کے درجہ کو کماحقہٗ وہ سمجھتے ہوں۔ افسوس ہے کہ محبت احمدیہ تو درکنار۔ لوگ اِن کے فضائل سے ہی غیر ماہر ہیں۔

لہذا میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل مختصراً قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے اپنے بھائیوں پر ظاہر کروں تاکہ کمالِ ادب احمدیہ جو قرآن نے سکھایا اُن کے دل میں گھر کرے۔ وباللہ التوفیق۔

رسالہ ہذا میں نے فضائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر لکھا ہے۔ اور حصۂ دوم حیاتِ رسول پر اور حصۂ سوم حضرت کے علم غیب پر۔ میرا ان ہر سہ رسالہ جات کے تالیف کرنے سے ہرگز یہ مقصود نہیں کہ میں اپنے آپ کو مصنفین یا مؤلفین کی فہرست میں داخل کروں یا اپنی لیاقت علمی کو

ظاہر کروں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ صرف یہ مقصود ہے کہ اپنے اعتقاد کو معرض تحریر میں لاکر احباب کو اس سے مطلع کروں اور نیز عوام کو صورت فائدہ بھی ہو ع

چہ خوش بود کہ برآید بہ یک کرشمہ دو کار

تقریباً دو سال گذرے ہوں گے کہ میں نے ان ہر سہ مضمون ہائے بالا پر **مجلس انوار قادریہ لاہور** کی ماہانہ مجالس وعظ میں چار پانچ دفعہ تقریر کی۔ سامعین کی تعداد کثیر میں علمائے کرام اور صوفیائے عظام بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ اور حمداً للہ کہ میرا یہ مضمون خاص نہایت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا گیا اور انسیت سے سنا گیا تھا۔ بعد ازاں احباب کا ہر وقت تقاضا رہا کہ ان مضمونوں کو بذریعہ طبع عام کیا جائے۔ میں ایک عدیم الفرصت شخص تھا تعمیل سے قاصر رہا بالآخر میں نے اپنے برادر خورد عزیزی **حافظ سید غلام علی شاہ اندرابی قادری** کے سخت اصرار سے مضمون مذکورہ کو نظر ثانی کر کے تین رسالوں میں ترتیب دیا۔ پہلا رسالہ فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موسوم بہ **جذب الاصفیا الی فضائل المصطفیٰ** ہے۔ دوسرا رسالہ موسوم بہ **انیس المشتاقین الی حیات سید المرسلین** صلعم ہے جس میں حیات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مکمل بحث کی گئی ہے کہ ہمارے نبی عزنی حیات النبی تھے تیسرا رسالہ حضرت کو علم غیب پر لکھا گیا ہے اور اسمیں قرآن حدیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت کو علم غیب حاصل تھا اس کا نام **القول المقبول فی علم غیب الرسول** صلعم ہے ٭

مذکورہ بالا تینوں رسالوں کو میں اپنے معزز دوست **منشی فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی** کی نذر کرتا ہوں کہ وہ ان کو یکے بعد دیگرے اپنے سلسلۂ اشاعت کتب تصوف میں شائع کریں منشی صاحب موصوف نے شکر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں

صوفیائے کرام کی ایک مہتم بالشان خدمت اپنے ذمہ لی۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ واقعی وہ اسم بامسمّٰے ہیں محبت قومی خدا نے اُن کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھردی ہے۔ اور بالخصوص صوفیائے کرام کی پاک صُحبت نے اُنہیں ایک اَور چاشنی عطا کردی۔ انہوں نے تصوّف کی کتابوں کی اشاعت کے سلسلہ کو قائم کیا ہے جس میں اُمید ہے کہ وہ انشاء اللہ عمدہ ذخیرہ کتب تصوّف کا اُردو میں بہم پہنچائیں گے۔ واقعی بڑی ہمت کا کام صاحب موصوف نے کیا ہے۔ اللہ اُن کی مدد کرے اور اُن کا شوق اَور زیادہ ہو۔ آمین ؂

مجھے اُمید غالب ہے کہ یہ میری ادنےٰ خدمت کسی حد تک ضرور قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جائیگی لیکن جن حضرات کو کہ خداوند کریم نے مذہبی معلومات میں حظ وافر دیا ہے اُنکی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ میری اس مختصر تقریر کو عیب جوئی کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ محض خوش اعتقادی کو مدنظر فرماکر راقم کو مشورۂ اصلاح سے ممنون فرمائیں۔ ہاں! مَیں نے جو کچھ لکھا اپنے شوق میں لکھا اگر کہیں تغلّب محبّت کی وجہ سے علمائے ظاہر کی نظر میں میری عبارت کسی جگہ قابل اعتراض ہو تو مجھے اس میں معذور تصوّر فرمائیں کیونکہ ؎

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

والسلام خیر ختام

لاہور۔ ۸ رجب المرجب ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ المبارک

الملتمس نیاز آئین

حافظ سیّد محمد امین اندرابی (مختار عدالت) ابن سیّد عبد الغنی صاحب اندرابی قادری
خلف الصدق حضرت قبلہ جناب سیّد عبد القادر اندرابی قادری اطال اللہ عمرہٗ
وجعل الجنۃ مثواہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر — من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الحمد للہ الذی خلق الارض والسمٰوٰت العلٰے۔ وزین السماء الدنیا بمصابیح الدجیٰ۔ وجعل الظلمات والنور۔ وخلق الارض والجبال والطور واصلی واسلم علیٰ من خلق نورہ وکان الادم فی الماء والطین۔ افضل من کافۃ النبیین۔ ھو خاتم النبیین شفیع المذنبین۔ امام المتقین اعنی احمد ان المجتبیٰ۔ ومحمد ان المصطفےٰ وعلیٰ الہ الکرام۔ وصحبہ العظام +

جان برادر! حضرت کے اوصاف بیشک لاتعد ولاتحصےٰ ہیں۔ زبان کو کب یارائے بیان۔ خدا جس کا خود مدّاح ہو بھلا اس کی صفت لکھنے کے لئے انسان عاجز کو حوصلہ کہاں۔ تمام قرآن اس کی صفت ہے۔ اور وہ موصوف۔ وہ متصف بجمیع صفات باری کہلانے کے ہر طرح سے لائق۔ اس پاک رسول کو وھو بکل شیئ علیم کے جملے سے یاد کیا جاوے تو بجا ہے۔ خدا نے خود ذکر محمد کو اپنا شغل بتایا۔ اور ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون کی پکار سے لوگوں کو پیارے نبی پر درود بھیجنے کے لئے ابھارا۔

سُبحان اللہ کیا شان احمدی ہے خدا نے ہی حق وصف محمداد اکیا۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

محمد سے صفت پوچھو خدا کی

خدا سے پوچھئے شانِ محمدؐ

مَیں قرآن و احادیث صحیحہ سے چند فضائل نبویہ کو اس رسالہ میں تبرکاً نقل کرتا ہوں اس لئے نہیں کہ اپنے آپ کو عالم یا مؤلف کہلانے کا مستحق ٹھیراؤں۔ بلکہ صرف اس لئے کہ میرے نامۂ سیاہ میں ایک نیک کام درج ہو جائے جو میرے لئے وسیلہ نجات ہو۔ بالخصوص نوجوانان قوم کے لئے وجہ بصیرت ہو کہ قرآن، حضرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کو کس طرح ماننے کو کہتا ہے ؛

اے طالب حق رسالہ ہذا کے مطالعہ کے بعد میرا التماس ہے کہ ایک گہری نظر سے ذرا دلی خیال سے سوچ کہ نبی عربی فداہ امّی وابی کی کیسی عالی شان ہے۔ واقعی اُنکی محبّت و ادب عین ایمان ہے۔ ھذا وما توفیقی الا باللہ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ پ ۱۱ سورہ توبہ ؛

ترجمہ اے مسلمانو تمہارے پاس ایسا پاک رسول آیا جو تم میں سے ہی ہے اور جس پر شاق گزرتا ہے جو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تمہارے فائدے اور بہبود و بہتری اور ایمان کا از حد حریص ہے اور مسلمانوں پر رؤف و رحیم ہے یعنی از حد مہربان ؛

اس آیت میں پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پروری کا خاکہ خداوند کریم نے جس خوش اسلوبی سے کھینچا وہ نہایت ہی قابل غور ہے یعنی وہ رسول اس قدر خیال رکھنے والا ہے کہ تمہارے دُکھ درد کی گھڑیاں کسی صورت میں بھی اُسے بیفکر رہنے نہیں دیتیں

وہ بھی اُمت کی تکلیف سے بے چین ہو جاتا ہے۔ قربان جاؤں ایسے نبیؐ کے نام پر میرے پنجابی قصیدہ موسوم بہ نظم مقبول بعلم غیب الرسول میں سے جو تیسرے حصے میں تحریر ہوگا ایک شعر یہاں لکھنا موزوں ہوگا۔ وہو ہذا ؎

طٰہٰ تے یٰسٓ۔ مزمّل کی کچھ صفت سناواں
عزیز رؤف رحیم کہائے میں بلہارے جاواں

لطیفہ۔ خداوند کریم نے کسی پیغمبر کو ایک ہی دفعہ وہ نام سے یاد نہیں کیا لیکن اس جگہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دو ناموں سے یاد فرمایا ہے ۔

قرآن مجید ہائے مطبوعہ میں جہاں دیکھا جائے عَزِیْزٌ پر وقف لکھا ہوا ہوگا۔ اس سے ایک اور لطف پیدا ہو گیا عزیز صفت رسول کی ہوئی اور الگ یعنی وہ رسول عزیز ہے رؤف ہے، رحیم ہے۔ اور اب عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کے الگ معنی یوں ہوئے یعنی وہ رسول عزیز ہے۔ اُس پر ہے اور اُس کے ذمہ ہے جو تمہاری لغزشیں اور گناہ ہیں یعنی اعتذار اور بخشوانا قیامت کو اسی کا کام ہوگا۔ مطابق ہذا ہے۔ نظم

نماند بعصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سید پیش رو
اگر دفترت از گنہ پاک نیست — چو او عذر خواہت بود باک نیست

ہاں اس عذر خواہت کے لفظ سے مجھے ایک اور آیت یاد آگئی ۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

پ۴۔ رکوع ۱۷۔ سورہ آل عمران ۔

ترجمہ۔ بہ سبب اس رحمت کے جو اللہ نے عطا کی نرم ہوا تو یا نبی صلعم واسطے اُن کے۔ اگر

ہوتا تو زشت خو، سخت دل، البتہ وہ لوگ یعنی صحابہ منتشر ہو جاتے تیرے پاس سے (اے محمدؐ) پس چاہئے کہ درگذر کرے تو اُن سے اور اُن کی معافی چاہ مجھ سے۔ اور مشورہ کر اُن سے خاص کام میں ۔

واستغفر لھم یعنی اُن کے گناہ بخشوا جب خداوند کریم ایک خاص بات کے لئے حکم فرمائے اور وعدہ بھی دے تو تعجب ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حسب وعدہ موعود قیامت کے دن بخشوانے کو کھڑے ہوں گے تو نہ مانا جاوے اور سوال رد کیا جائے۔ ہرگز نہیں ۔

دلیل نمبر ۲

آپ کے فضائل کا ایک شمہ حروف مقطعات ہیں یعنی وہ حروف جو بشکل اصلی قرآن میں استعمال کئے گئے ہیں جیسے ص والقرآن المجید۔ کھیعص۔ الٓمٓ ذٰلک الکتاب۔ مذکور ہے حدیث میں عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال فِیْ کُلِّ کِتَابٍ سِرٌّ وَسِرُّ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَوَائِلُ السُّوَرِ ۔

ترجمہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ہر کتاب میں بھید ہوا کرتا ہے اور اللہ کا بھید قرآن میں سورتوں کے پہلے حروف ہیں یعنی مقطعات ۔

دوسری حدیث میں ہے۔ عن عمر وعثمان وابن مسعود رضی اللہ عنہم انّھم قالوا الحروف المقطعۃ من المکتوم الّذی لا یُفسّر ۔

ترجمہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا۔ حروف مقطعات ایسے پوشیدہ راز ہیں جو بیان نہیں کئے جا سکتے ۔

کتاب تشریح المزیل لغلقات مدارک التنزیل میں مقطعات کے بارے میں ارقام ہے انہ سرٌّ بین اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ورمز بینھما ولم یقصد

به افهام الغیر والا لم یفد الکلام لان المقصود من الکلام فهم المخاطب

ترجمہ۔ حروف مقطعات ایک راز مخفی درمیان خدا اور رسول کے ہے اور (کچھ خاص) اشارہ ہے دونوں میں اور اس سے غیر کو سمجھانے کا ارادہ نہیں کیا گیا (کہ غیر کو پتہ لگے کہ کیا اشارہ ہے) ورنہ ایسے حروف سے فائدہ کلام میں نہیں کیونکہ کلام سے غیر کو سمجھانا مقصود ہوا کرتا ہے کیا خوب ہے ؎

میانِ عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

بعض علمائے کرام نے حروف مقطعات کے بیان میں لکھا ہے کہ اس میں ایک ایسا لطف ہے جس طرح بے معنی آواز کا کلام میں متنبہ کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ یا جس طرح کہ متکلم مخاطب کو متوجہ کرنے کے لئے سیٹی بجا کر متوجہ اپنی طرف کرتا ہے تاکہ وہ دیکھ لے اور پھر مطلب کہا جاوے۔ دوسرا یہ کہ کسی کو خبر نہ ہو کہ ہم میں اور ہمارے دوست میں روش کلام کیا ہے ؛

دلیل نمبر ۳

صاحب تفسیر کبیر نے سورۂ عنکبوت میں بہت سی قوی دلیلوں سے آنحضرت کی افضلیت کو ایسی خوش اسلوبی سے ثابت کیا جو اُن کا ہی حق ہے۔ اور اُن میں سے بعض کا نقل کر دینا خالی از لطف نہ ہوگا۔ وھو ھذا

بیان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے کیا بلکہ تمام انبیائے سلف سے افضل ہیں۔ بدلیل ہائے ذیل :-

پہلی دلیل وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (یعنی افضل من کل العالمین) نہیں بھیجا ہم نے تم کو یا محمدؐ مگر رحمت تمام جہانوں کے لئے۔ ذرا رحمت

کے لفظ اور لفظ تمام جہان پر غور کیا جائے۔ رحمت کا ایک ایسا وسیع لفظ ہے جو ہر ایک چیز کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ ماں، باپ کی رحمت استعمال ہوتا ہے۔ بارش بھی ایک رحمت ہے، خدا کا رحم، حاکم کا رحم، بادشاہ کا رحم، استاد کا رحم۔ پس اے درویش اس نکتہ باریک کو سوچ اور خوب سمجھ لے، صرف بارش کی رحمت کو مدنظر رکھ کر اس کے عجائبات کو ملاحظہ کر کہ کیا کیا عمدہ سبزیاں، پھل پھول، اس سے ظاہر ہوتے ہیں اور اس کا دنیا پر کیا اثر ہے۔ پس پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جس لفظ کے ساتھ ملقب کیا گیا، قربان جاؤں وہ اسی کے موزوں ہے۔ واقعی اس کا وجود تمام عالم کے لئے اسی طرح رحمت ہے جس طرح کہ بارش دنیا کے لئے۔ زیادہ کیا لکھوں ؛

دوسری دلیل آیت وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (اے رسول اکرم) بلند کیا ہم نے تمہارا ذکر یعنی تمہارا نام روشن و بلند کر دیا۔ حضرت کے بلند نام ہونے کی ایک ادنے مختصر دلیل کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے ملاحظہ ہو کہ کلمہ شریف میں اپنے نام کے ہمراہ اپنے پیارے نبی عربی کا نام ملا دیا۔ اسلئے کہ جب دنیا میں کلمہ توحید یاد کیا جاوے تو رسول کو بھی ہمراہ یاد کیا جاوے۔ قربان جاؤں اے عشق! تو نے دو کو ایک کیا اور ایک کو دو۔ اے جذبِ محبت! توحید میں شرک اور شرک میں توحید کر دکھلانا تیرا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے ؛

جانِ برادر! یہ نکتہ باریک ہے سمجھنے والا سمجھ لے۔ اور صاحب قلب سلیم پالے

تیسری دلیل (الف) خداوند کریم نے قرآن میں اپنی اطاعت کے ساتھ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقرون کیا اور کہا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ترجمہ جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے گویا خدا کی اطاعت کی ؛

نکتہ باریک۔ طاعت کے معنی بندگی کے ہیں اور بندگی سوائے خدا کے کسی کو نہ چاہیئے ایک ہی لفظ خاص کو رسول کے لئے بھی اور خود اپنے لئے بھی استعمال کیا۔ اس سے جوش محبت کا اندازہ ہو جائیگا۔ فافہم وتدبر ؛

(ب) خدا نے اپنی بیعت کو رسول کی بیعت کیساتھ ملایا۔ اور کہا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ ترجمہ۔ وہ لوگ جو تمہاری بیعت (اے میرے حبیب) کرتے ہیں گویا وہ میری بیعت کرتے ہیں ؛

(ج) خدا نے اپنی عزّت اور اپنے حبیب کی عزّت کو ایک خیال کیا۔ اور کہا کہ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ۔ ترجمہ پس اللہ اور اُس کے رسول کی عزّت ہے ؛

(د) اللہ نے اپنی رضا کو رسول کی رضا کے ساتھ ملایا۔ اور حکم فرمایا کہ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ۔ کیا خوب کہا ہے کسی نے ؎

خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ ؛

(ہ) اپنی اجابت کو اپنے محبوب کی اجابت سے ملا دیا۔ اور کہا کہ اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ترجمہ۔ مانو حکم اللہ اور اُس کے رسول کا ؛

چوتھی دلیل۔ تمام انبیائے کرام صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم کے معجزے فانی تھے اور گذر چکے۔ ہمارے نبی اُمّی فداہ روحی امی وابی کا معجزہ (جو قرآن ہے) ہمیشہ رہنے والا ہے جو کبھی زائل نہ ہوگا۔ اور قیامت تک اُس کی نظیر لانے سے مخالف عاجز رہینگے جیسا کہ حضرت کے زمانہ میں عاجز رہے اور لا یاتون بمثلہ کے مصداق بنے ؛

پانچویں دلیل۔ حضرت موسےٰ علیہ السّلام کو صرف ۹ نشانیاں دی گئی تھیں ہمارے حضرت کے لئے علاوہ معجزات ظاہرہ و باہرہ کے قرآن خود ہی ۲۰۰۰ دو ہزار معجزہ

بجائے خود ہے۔ اور وہ اس طرح ہے کہ حضرت کو حکم ہوا کہ کہیں کہ لاؤ ایک سورہ اِس قرآن جیسی (فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ) اور سب سے کم سورہ قرآن مجید سورۂ کوثر ہے کہ جس میں تین آیتیں ہیں پس ہر تین آیتوں کو ہم ایک سورہ مقرر کر کے ایک معجزہ خیال کرتے ہیں۔ لہٰذا قرآن میں ۶۰۰۰ چھ ہزار آیتیں ہیں۔ اس لحاظ سے ۲۰۰۰ سورہ ہیں اور دو ہزار معجزے۔ فتامل ۔

چھٹی دلیل۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ ترجمہ۔ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے سیدھی راہ پر چلایا پس اُن کی ہدایت کی پیروی کر ۔

اس اقتدا سے مراد اگر یہ لی جائے کہ آنحضرت کو اصول دین میں اقتدا کا حکم ہوا تو یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ تقلید ہوگئی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود صاحب الشریعت تھے یا یوں کہا جاوے کہ مراد تقلید فی الفروع سے ہے تو یہ بھی ناجائز ہے کیونکہ نبی اکرم کی شرع ناسخ تمام شریعتوں کی ہے پس ظاہر ہوا کہ تقلید فی محاسن الاخلاق یعنی انبیاے سلف کے اچھے اخلاق کی تقلید کا حکم ہوا پس اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تم کو مطلع کیا سلف کے حالات اور سیرتوں پر پس انتخاب اور پسند کر ان میں سے اچھی اور عمدہ خصائل اور ان سب کا مقتدی بن۔ اور یہ بات اس امر کی مقتضی ہے کہ آنحضرت میں وہ تمام خصائل پسندیدہ جو متفرق طور پر انبیائے سلف میں پائی جاتی تھیں سب کی سب بالاجتماع آپ میں موجود تھیں پس ظاہر ہے کہ نبی عربی سب سے افضل تھے۔ کیونکہ مجموعہ فضائل انبیائے سلف تھے ۔

ساتویں دلیل۔ آنحضرت تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور اس لئے ضروری ہوا۔ کہ آنحضرت کی مشقت براہ حق تمام انبیاے سلف کی تکالیف سے زیادہ ہو مثلاً جب کہا یَآ اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یعنی اے جہان کے کافرو تو گویا سب کے سب اُن کے دشمن ہو گئے

اور سب سے خوف کا مقام پیدا ہو گیا۔ اور اس وجہ سے آنحضرت کی تکلیف سب سے عظیم ہو گئی دیکھ اے صاحبِ ذوق حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تو وہ فرعون اور اُس کی قوم سے خوف کھاتے تھے۔ جو بمقابلہ جہان کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

آٹھویں دلیل جب حضرت خاتم الرسل ہوئے تو لازم ہُوا کہ افضل بھی ہوں۔ کیونکہ فاضل کا منسوخ ہونا مفضول سے عقلاً قبیح ہے۔ کیونکہ جب کوئی اچھی چیز آتی ہے تو پُرانی چیز غیر مروج ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ پُرانی سے اچھی ہوتی ہے ۔

نویں دلیل۔ خداوند کریم نے قرآن مجید میں جہاں کہیں کسی نبی کو پکارا۔ تو اُس کا نام لیکر مثلاً یَا اٰدَمُ اسْکُنْ۔ وَنَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ۔ یَا مُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ۔ لیکن ہمارے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی پکارا گیا۔ تو کہا گیا یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ۔ یَا اَیُّھَا الرَّسُوْلُ وغیرہ وغیرہ ۔

دسویں دلیل۔ حضرت کا دین تمام دینوں سے افضل ہے پس ضروری ہے کہ محمد افضل ہوں۔ دلیل اس امر کی کہ دین محمدی تمام دینوں سے افضل ہے اس طرح پر ہے کہ اسلام ناسخ تمام دینوں کا ہے اور ناسخ ہمیشہ افضل منسوخ سے ہُوا کرتا ہے ۔

گیارھویں دلیل حضرت کی اُمت حسب مصداق کنتم خیر امۃ اخرجت تمام اُمتوں سے افضل ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ حضرت افضل الانبیا ہیں ۔

بارھویں دلیل۔ ہر حاکم کا تکلف و تکلیف و اہتمام بقدر اُس کی رعیت کے ہُوا کرتا ہے یعنی ایسا حاکم کہ جس کا حکم صرف ایک گاؤں پر ہی محدود ہو۔ اس کی مشقتِ اہتمام بقدر مناسب اُسی گاؤں کے ہوگی۔ اور جس حاکم کا ملک مشرق سے مغرب تک ہو۔

ایسے حاکم کی احتیاج اموال و ذخائر کی طرف اُس حاکم قریہ سے زاید ہوگی۔ اسی طرح وہ رسول جو ایک خاص قوم کی طرف مبعوث ہو اُس کو خزانہ ہائے توحید سے جواہر معرفت علیٰ قدر ضرورت ہی ملیں گے۔ اور جو رسول ایک خاص قوم کے لئے، ایک خاص ٹکڑہ زمین کے لئے مخصوص ہو کر مبعوث ہو۔ اُس کو روحانی کنوز سے اس ٹکڑہ کے قدرِ مناسب ہی حصّہ عطا ہوگا پس وہ پیغمبر فدا روحی جو مشرق و مغرب، انس و جن کی طرف مامور ہو اُس کو چاہئے کہ معرفت کے خزائن میں سے اُسی قدر ہو۔ جو مشرق و مغرب پر تقسیم کر سکے۔ پس یہاں تک سمجھ لیا گیا تو یہ معاملہ صاف ہو گیا کہ پیارے نبی کو کنوز حکمت و علم سے وہ کچھ عطا ہُوا۔ جو پہلوں کو نصیب نہ ہو سکا۔ سچ ہے حضرت اپنے علم میں وہاں پُہنچے جہاں تک کوئی بشر نہیں پُہنچ سکتا۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۔

تیرھویں دلیل۔ خود آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے اقوال سے اخذ کی جاتی ہے:۔

(الف) حدیث صحیح میں ہے۔ ادم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ ترجمہ قیامت کے دن حضرت آدمؑ اور اس کے سوا سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے ۔

(ب) فرمایا حضرت نے انا سید ولد ادم و لا فخر۔ ترجمہ۔ میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور اُس بزرگی پر (جو خداوند کریم نے مجھ کو عطا کی) مجھے کوئی فخر نہیں ہے ۔

(ج) لا یدخل الجنۃ احد من النبیین حتیٰ ادخلھا انا۔ ترجمہ۔ کوئی بھی انبیائے کرام سے جنّت میں داخل نہ ہوگا حتّٰے کہ پہلے میں داخل ہو لوں گا ۔

ولا یدخلھا احدٌ مّن الامم حتّٰی تدخلھا امّتی۔ ترجمہ۔ کوئی اور اُمّت جنت میں داخل نہ ہوگی جب تک کہ میری اُمت داخل نہ ہو لے گی ۔

دلیل نمبر ۴

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی فرمودہ دلیل سُبحان اللہ کس خوش اسلوبی سے حدیث ذیل میں مروی ہے:۔

اُعطیتُ خمسًا لم یعطھن احد قبلی ولا فخر۔ ترجمہ۔ مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئیں جو کسی کو مجھ سے پہلے نہ ملیں لیکن میں اُس پر کوئی فخر نہیں کرتا۔

بُعِثتُ الی الاحمر والاسود وکان النبی قبلی یبعث الی قومہ

ترجمہ۔ مَیں سُرخ وسفید قوم یعنی سب لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا اور ہر نبی قبل میرے صرف خاص اپنی قوم کے لئے مامور ہوا کرتا تھا۔

وجُعلت لِیَ الارض مسجدًا وطھورًا ترجمہ۔ اور تمام زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی اور پاک

ونُصرت بالرعب امامی مسیرۃ شھر ترجمہ۔ اور مَیں بوجہ اپنے خاص رعب وجلال کے (جو میرے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت پر اثر پہنچاتا ہے) فتحمند بنایا گیا ہوں۔

واحلّت لِیَ الغنائم ولم تکن لاحد قبلی ترجمہ۔ اور میرے لئے تمام مال غنیمتوں کا جو لڑائی سے حاصل ہو حلال کیا گیا۔ حالیکہ کسی کو قبل میرے حلال نہ تھا۔

واعطیت الشفاعۃ فادّخرتھا لامتی فھی نائلۃ انشاء اللہ تعالٰی لمن لایشرک باللہ شیئًا ترجمہ۔ اور مجھے شفاعت تمام کا خاص احسان عطا کیا گیا پس میں نے اس نعمت عظمٰے کو اپنی امت کے لئے ذخیرہ رکھ لیا اور وہ انشاء اللہ ہر اُس شخص کو جس نے خدا کو وحدہ لاشریک مان لیا ہو، ضرور ملے گی۔

دلیل نمبر ۵

ایک اور حدیث صحیحہ میں مروی ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ان اللہ اتخذ ابراھیم خلیلا

وَموسیٰ نجیا۔ واتخذنی حبیبًا ثم قال وعزتی وجلالی لاٴوثرن حبیبی علی خلیلی ونجی ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق خدا نے حضرت ابراہیم کو خلیل بنایا۔ اور حضرت موسیٰ کو نجی (بامشورہ دوست) (لیکن) خدا نے مجھ کو اپنا حبیب (پیارا دوست) بنایا۔ (اور حبیب بناکر) پھر کہا کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی البتہ میں (ضرور یقیناً) پسند منتخب کرونگا خلیل ونجی پر اپنے حبیب کو۔ فتدبر ۔

یہ چند فضائل جس کو علمائے متقدمین ومتاخرین مستند مانتے ہیں منقول کئے گئے ۔

بعد مطالعہ ہذا اے جان برادر! محبت بھری نگاہ سے ابتدائے احمدیہ کو غور سے دیکھ تا تجھے معلوم ہو کہ حقیقت احمد واحد میں کیا فرق ہے۔ یہ مقام ایسا نہیں کہ اس میں مجھ جیسا نادان بے حجابانہ قدم بڑھائے ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

ہاں وہ بزرگان جنہوں نے اس دریا میں غواصی کرکے دامنِ مراد کو پُر کیا وہ اس راز کو راز ہی رکھنا چاہتے ہیں ؎

کسے را دریں بزم ساغر دہند
کہ دار وے بیہوشیش در دہند

پس بات اب اتنی ہے کہ اگر اپنا ایمان قائم دنیا سے لینا چاہتے ہو تو حب الرسول کو دل میں جگہ دو۔ ورنہ خسر الدنیا والآخرہ ہے ۔

بعدازیں محظوظیتِ ناظرین کی خاطر چند اور آیات قرآنیہ کو لکھے دیتا ہوں جنہیں حقیقت احمدیہ کس خوش اسلوبی سے ظاہر ہوتی ہے۔ صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

آیاتِ مزید

دلیل نمبر ۲

(۱) وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ

ترجمہ۔ لوگوں نے کہا اس رسول کو کیا ہوا یہ تو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلا پھرتا ہے۔

یہ ایک معمولی بات تھی جس سے حضرت واقعی موصوف تھے یعنی کھانا بھی تناول فرمایا کرتے اور چلا پھرا بھی کرتے۔ لیکن درحقیقت یہ قول متضمن تھا ہجو بالکنایہ کو۔ اس سے خطاب مع عتاب نازل ہوا۔ سبحان اللہ کیا شان نبوی ہے۔

(۲) اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا

ترجمہ۔ دیکھ اے پیارے تمہارے لئے کس کس طرح کی مثالیں جہالت سے دیتے ہیں پس ایسا بکنے سے وہ گمراہ ہو گئے اور (سیدھی) راہ پر نہ پہنچ سکیں گے۔

سُبحان اللہ اس قدر غضب ایزدی مشتعل ہوا کہ اپنے حبیب کی اشاروں سے ہجو کرانا بھی منظور نہ ہوا۔

دلیل نمبر ۳

ایک نکتہ باریک آیت ذیل میں ہے جس کا تدبر فکر سلیم پر مبنی ہے:۔

(۳) وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ

ترجمہ کافر کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں۔ اے محمد (گھبراؤ نہیں) کہہ دو کہ میرے دعویٰ کی تائید میں (ایک معتبر) گواہ خدا ہے۔

صاحبانِ فراست اب خوب سمجھ لیں کہ درمیان مدعی و گواہ مدعی کا کیا فرق ہوتا ہے اور کیا رشتۂ مودت۔ اس کی وضاحت میں وہ دلچسپی نہیں جو اس کو معمار کہنے میں ہے ۶

خموشی معنی آں دارد کہ در گفتن نمے آید۔ فتامّل

کیا کروں جذبۂ احمدیہ اور یہ میری صوفیانہ مذاق مجھے نہ معلوم کیا کیا کہلوانے کو ہیں۔ ہائے محتسب کا خوف دامنگیر ہے۔ اس لئے اکثر اوقات جذب و خاموشی سے کام لیتا ہوں۔ درحقیقت اس مضمون کو صوفیائے کرام جس محبت کی نگاہ سے دیکھینگے وہ خارج از حد بیان ہے۔ اصحاب خشکیہ اس کوچہ سے نابلد ہیں، سور ہیں۔ ہم کو اپنے کام سے کام واقعی دنیا میں اگر کوئی گروہ برتر و اعلےٰ ہے تو یہی مرنجان و مرنج کے اصول والا گروہ ہے جس کے اوصاف میں قرآن نے کئی جگہ شہادت دی۔ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۔ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

انہی کی شان میں ہے ۔

ہاں ایک اور نکتۂ باریک آیت ذیل میں ہے جس کا مزہ صاحبانِ ذوق ہی کو حاصل ہوگا ۔

(۴) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ ترجمہ۔ وہ لوگ عناد نہیں کرتے مگر (ہاں) صرف اس لئے کہ غنی و دولتمند کر دیا اُن کو اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل سے ۔

اس آیت میں دو جملے قابلِ غور ہیں "غنی کر دیا اللہ اور اُس کے رسول نے" اور "اپنے فضل سے"۔ مُغنی صفاتِ ذاتِ الٰہیہ میں سے ہے اور اس صفت میں رسولؐ کو ملایا گیا۔ اس پر ملاحظہ ہو "اپنا فضل" ۔

برادرانِ صوفی مشرب سے التماس ہے کہ بار بار اس آیت کو دل میں دُہرائیں اور محبت و عشق کے مزے لیں تشریح سے لُطف جاتا رہے گا ۔

اور ملاحظہ ہو آیت فرقانیہ:-

(۵) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۔ ترجمہ۔ نہیں قدر کی اُنہوں نے اللہ کی حق اس کے قدر کرنے کا جب کہ اُنہوں نے کہا کہ وحی نازل نہیں ہوتی یعنی انکار نبوت سے خدا کی بیقدری ہے ۔

علامہ رازی نے ماقدروا اللہ کے معنی ماعرفوا اللہ حق معرفتہ کئے ہیں اب اور لطف ہو گیا کہ انکار نبوت عدم عرفان الٰہی ہے ۔

واقعی عام لوگوں نے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا نہیں جیسا کہ اُن کا حق تھا کچھ سمجھا تو باخدا لوگوں نے، علمائے قدیم کی محبت احمدیہ کا نمونہ دیکھنا ہو تو مولانا جامیؒ کی نعتوں کو ملاحظہ کرو تاکہ آج کل کے خشکیہ حضرات سے مقابلہ ہو سکے۔ ان کی ایک غزل کے آخری چار مصرعہ نقل کرتا ہوں سُبحان اللہ کیا عشق احمدی ہے ؎

جامی از انجا کہ ہوا دار تست — روے تو نادیدہ گرفتار تست

گر لبِ جاں بخش تو فرماں دہد — بر قدمت سر نہد و جاں دہد

ایک اللہ والے کی پیاری صدا کہ جس کو تمام افراد صوفی مشرب بخوبی جانتے ہیں۔ اور جس نے رسول کا عرفان تو درکنار رسول نما ہونے کا لقب حاصل کیا تھا) مصرعہ ذیل میں کیا بہار دے رہی ہے اور حق محبت ادا کر رہی ہے ع

سجدۂ مسکین حسن ہر لحظہ باد اسوے تو

مجھے مولانا حالی کی مسدس میں سے دو شعر نہایت ہی پسند آئے۔ خدا اُن کا ظاہر و باطن عشق محمدی میں اسی طرح کرے جس طرح کہ جناب نے لکھا ہے۔ سُبحان اللہ کیا خوب فرمایا ؎

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا — مُصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا

الغرض کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ سب ظہور نور محمدیہ ہے اور وہی نور باعث عالم ہے۔ چند آیات اور دلچسپی کے لئے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔

دلیل نمبر ۱۰ (۶) فرمایا خداوند تبارک نے اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ۔ ترجمہ۔ جن لوگوں نے مخالفت خدا اور اُس کے رسول کی کی وہ ذلیل ہیں۔ ایک ادنےٰ دلیل فضائل کی آیہ:۔

دلیل نمبر ۱۱ (۷) وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ یعنی حضرت کی بیبیاں تمام مسلمانوں کی مائیں۔ بوجہ احترام حضرت ہیں۔

ایک اور نکتہ باریک تر آیت ہذا میں ہے:۔

دلیل نمبر ۱۲ (۸) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہے مسلمانوں سے بلکہ اُن کی جانوں سے۔

برادر ہم مشرب اس آیت میں آنحضرت کو تمام مسلمانوں کی جانوں سے ترجیح دی گئی ہے نہ صرف جسد مسلمانوں سے یعنی حضرت کا مقابلہ برترین مسلمانوں کی روح سے کیا۔ اب روح جس لطیف اور اعلےٰ شے کا نام ہے وہ صوفیا پر مخفی نہیں اور جو بسیط بحثیں روح کے بیان پر ہیں۔ وہ اس مختصر رسالہ میں لکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ اور جو راز قل الروح من امر ربی میں ہے۔ برادران ہم مشرب اس کا مزہ خود اُٹھالیں اس جگہ اس کے افشا کا محل نہیں۔ اس بحث کے بعد میرا مطلب یہ ہے کہ تمام عالم کے ارواح سے جو لطیف و اعلےٰ فی الوجود ہیں، نبی کو ترجیح دی گئی نہ رُوح نبی کو یعنی حضرت کے جسد

مع الروح کو باجمعہ ترجیح دی گئی ایک لطیف شے پر جو روح ہے۔ اور صرف ایک روح پر نہیں بلکہ تمام ارواح عالم پر، فافہم ؛

(۹) لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ترجمہ قسم ہے مجھے اس شہر کی (یعنی مکہ کی اے پیارے محمدؐ) حالانکہ تو اترا ہوا ہے اس شہر میں ؛

خداوند کریم نے مکہ کی قسم کھائی اور اس قسم سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کی اسلئے قسم کھائی گئی کہ اس میں تمام مناسک شرعیہ ادا ہوتے ہیں۔ اور اس کی عزت بوجہ حرم ہے خانہ کعبہ اس کی شوکت ہے مگر درحقیقت مذکورہ باتیں خدا کی قسم کھانے کا باعث نہیں۔ خدا کی نظروں میں مکہ کی قسم کھانا وجوہات مذکورہ کے لئے نہ تھا بلکہ اس کو پیارے حبیب کا قیام بخیال زینت المکان بالمکین سوہانا معلوم ہوا اور پیار سے قسم کھائی اور کھانے کے بعد خود ہی اس قسم کے راز کو بھی ظاہر فرما دیا اور کہا وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنی ہم مکہ کی قسم صرف اس لئے کھاتے ہیں کہ تو اے میرے پیارے حبیب اس شہر میں مقیم ہے ؎

اے کعبہ را زیمنِ قدوم تو صد شرف ۔۔۔ وے مروہ را ز مقدمِ پاکِ تو صد صفا

بطحا ز نورِ طلعت تو یافتہ فروغ ۔۔۔ شیراز خاکِ پائے تو بارونق و بہا

خداوند کریم نے اپنے پیارے کا عشق اس آیت میں جس خوش اسلوبی سے بیان کیا وہ خارج از حد بیان ہے ؛

یہ طریق قسم اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو تقریباً اس سرگشتۂ بادیہ جنون یعنی قیس مجنوں کی حالت سے کم نہیں جس نے اپنی پیاری لیلےٰ کے فراق میں رباعی ذیل کو الاپا پیارے ناظر رباعی مذکورہ کو ذیل میں درج کرتا ہوں اسکے مطالعہ کے بعد

کے مضمون پر غور کرا در دل میں عشق و محبت کی باتوں کے مزے لے۔ رباعی

اَرُدُّ اِلٰی دِیَارِ دِیَارِ لَیْلٰی ۔۔۔ اُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَذَا الْجِدَارَا

فَمَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ ۔۔۔ وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَا

ترجمہ۔ میں جب اپنی (پیاری من موہنی) لیلےٰ کے شہر میں جاتا ہوں تو دیوانہ وار کبھی اس دیوار کو اور کبھی اُس دیوار کو چُومتا ہوں۔ مجھے گھروں کی محبت نے اس قدر شیفتہ نہیں کر دیا بلکہ اس پیاری کی محبت نے جو اُن گھروں میں رہتی ہے ٭

سُبحان اللہ کیا شان نبوی ہے صلے اللہ علیہ وسلم ٭

(۱۰) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ترجمہ۔ البتہ قرآن کلام ہے ایک ایسے رسُول کی جو کریم ہے صاحب قوت ہے (طاعت میں) اور خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہے۔ مستجاب الدعوات ہے اور امین ہے اسرار غیب پر ٭ اس آیت میں پانچ صفات سے نبی کو موصوف کیا گیا صرف پہلی ہی صفت یعنی کریم کو ملاحظہ کیا جاوے تو حقیقت احمدیہ کا راز ہویدا ہو جاویگا ٭ (دلیل نمبر ۱۴)

(۱۱) یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ترجمہ۔ اے پیارے نبی تحقیق ہم نے بھیجا تم کو (صفات ذیل سے متصف کر کے یعنی) شاہد یعنی گواہ (امت کی تصدیق و تکذیب کا) خوشخبری دینے والا (ہماری رحمت کا) اور ڈرانے والا (ہمارے عذاب سے) اور بلانے والا اللہ کی طرف۔ اور چراغ روشن ٭ (دلیل نمبر ۱۵)

پہلی صفت شاہد کہ جو ہم معنی لفظ شہید کے ہے۔ اس پر بحث حصہ حیات نبوی میں تحت ذیل وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ کے ہوگی

پس ملاحظہ ہو رسالہ حیات سید المرسلین ۔ باقی تین صفات ظاہر ہیں۔ آخری پانچویں صفت ایک عجیب لطف سے بھری ہوئی ہے کہ جس سے کمال شان نبوی کا راز ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چراغ روشن سے ملقب کیا۔ اوّل تو اس لئے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو دُور کرتی ہے۔ اسی طرح حضرت کے وجود باجود نے کفر کی ظلمت کو جہان سے دُور کیا ؎

چراغ روشن از نورِ خدائی
جہاں را دادہ از ظلمت رہائی

دوم ۔ ایک اندھیرا گھر صرف اس دمڑی کے لال کی وجہ سے سب روشن اور جگمگانے لگ جاتا ہے اور جو کچھ گم ہو گیا ہو وہ گھر والا سب پا لیتا ہے۔ اسی طرح اے درویش حضرت کے نور کی وجہ سے وہ حقائق و دقائق معرفت الٰہی جو مخلوق سے مخفی تھے ان پر ظاہر ہو گئے اور اُنہوں نے بوسیلہ اس نور کے اُن دقائق کو پا لیا۔ **نظم**

از وجاں را بدانش آشنائی است — وز و چشم جہاں را روشنائی است
در گنج معانی بر کشادہ — وزاں صاحبدلاں را مایہ دادہ

تیسرے یہ کہ چراغ صاحب خانہ کے لئے باعث امن اور رحمت کا ہوتا ہے اور چور کے لئے باعث خجلت اور عذاب۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوستوں کے لئے وسیلۂ سلامت و کرامت ہیں اور منکروں کے لئے موجب حسرت و ندامت ۔

ایک اور لطف اس آیت میں لفظ مُنِیْر سے بڑھایا گیا اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا فرمایا کہ تو ایسا چراغ نہیں کہ جو کبھی روشن ہو اور کبھی نہ ہو تو ہمیشہ روشن ہے۔ بلکہ اور چراغوں کو روشن کرنے والا ہے۔ تجھ سے اور بہت سے چراغ روشن

ہوئے ؎

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند

اے حبیب تو ایسا چراغ ہے کہ تو اول سے آخر تک روشن رہے گا۔ دنیا کے چراغ ہوا سے بجھ جاتے ہیں لیکن تیرے نور کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ اور دنیا کے چراغ صبح کو نہیں جلتے رات کو روشن ہوا کرتے ہیں۔ لیکن اے محمدؐ تو نے دنیا کی شب ظلمت کو نور دعوت سے روشن کیا ہے اور روز قیامت کو مشعل شفاعت سے روشن کرے گا رُباعی

شد بہ دنیا رخش چراغ افروز — شب ما گشت زالتفاتش روز
باز فردا چراغ افروزد — کہ ازاں جرم عاصیاں سوزد

اس جگہ مختصر نظم ایک صاحب دل کی نقل کرتا ہوں۔ جو برمحل ہونے کے علاوہ انشاء اللہ خط رُوح ہوگی غزل

اے جان تو کس جان کا دل خواہ نہیں ہے — دل کونسا ہے جس میں تیری راہ نہیں ہے
اے ماہِ عرب تیرے سوا دونوں جہاں میں — اللہ کا پیارا کوئی واللہ نہیں ہے
صورت پہ تیری کیا نہیں یعقوبؑ ہی شیدا — کیا یوسفؑ مصری کو تیری چاہ نہیں ہے
کونین کا مالک ہے تو اور سب تیرے مملوک — وہ کون ہے جو بندۂ درگاہ نہیں ہے
جس راز کو اللہ نے فرمایا ہے تجھ سے — اُس راز سے جبرئیلؑ بھی آگاہ نہیں ہے
کیا رنج ہے اس کا کہ میرا ہاتھ ہے کوتاہ — اُس شاہ کا دامان تو کوتاہ نہیں ہے
دنیا میں کوئی مجھ کو نہ پوچھے تو نہ پوچھے — کیا پوچھنے والا وہ میرا شاہ نہیں ہے

لوگوں نے کہا اب ہے شہید آپ کا مضطر
فرمایا کہ کیا وہ میرے ہمراہ نہیں ہے

(۱۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ترجمہ اے مسلمانوں بڑھ بڑھ کر باتیں اللہ اور اُس کے رسول کے سامنے نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ سُننے والا اور جاننے والا ہے ۔

(۱۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ ترجمہ اے مومنو اپنی آوازوں کو نبی اکرم کی آواز پر بلند نہ کرو۔ اور اُس کے سامنے اس طرح آواز بلند نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے کیا کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال باطل ہو جاویں اور تم کو اس کا علم بھی نہ رہے ۔

(۱۴) إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ ترجمہ وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو جناب رسول کریم کے سامنے پست کر کے نکالتے ہیں وہ لوگ ہیں کہ جن کے دل کو خدا نے پرکھ لیا (اور کھرا پایا) اُن کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ۔

(۱۵) إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ ترجمہ تحقیق وہ لوگ جو پکارتے ہیں آپکو یا محمد حجرات کے پیچھے سے اکثر اُن میں سے عقل نہیں رکھتے (کہ اس طرح بے ادبی سے آپ کو پکارتے ہیں) ۔

(۱۶) وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ ترجمہ۔ اگر وہ صبر کرتے حتےٰ کہ آپ نکلتے اُن کی طرف تو البتہ یہ امر بہتر ہوتا

اُن کے لئے اور اللہ غفور و رحیم ہے ۔

یہ پانچ آیتیں سورہ حجرات کا ابتدائی حصہ ہے۔ سُبحان اللہ اس میں خداوند کریم نے اپنے پیارے حبیب کا ادب بہ طریق احسن خود سکھلایا کہ اس طرح دربار احمدیہ میں آؤ، اس طرح بیٹھو اور اس طرح گفتگو کرو۔ خدا کو اپنے پاک حبیب کی عظمت کا خیال تھا اس لئے اس ترکیب کی ہدایت ہو کر ادب آموزی ہوئی ۔

سُبحان اللہ قابل غور یہ امر ہے کہ بڑھ کے بیٹھنے والے یا بڑھ کے بات کرنے والے مجلس احمدی میں سوائے صحابہ کے اور کون ہو سکتا ہے لیکن ایسے پاک اجساد کی اس طرح کی حرکات بھی دربار احمدیہ میں خدا کو بوجہ پاس خاطر اپنے حبیب کے گوارا نہ ہوئیں اور اس پر تاکید اس لفظ سے فرمائی کہ واتقوا اللہ ڈرو اللہ سے اور متقی بنو۔ گویا ایسے صحابہ کرام کے اتقا کا دار و مدار ادب احمدی پر محمول کیا گیا۔ فرد

نگاہدار ادب در طریقِ عشق و نیاز

کہ گفتہ اند طریقت تمام اوادب است

یہاں اُستاد مرحوم حضرت قبلہ مولٰنا مولوی فیض الحسن صاحب پروفیسر عربی اورنٹیل کالج لاہور کی ایک نعتیہ غزل یاد آئی واقعی قابل داد ہے۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ حضرت اُستاد مرحوم حضرت صلعم کے فضائل میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ وہو ہذا غزل

تیرا رتبہ ہے یا احمد مقام اللہ اکبر کا
تیری رتبہ شناسی رُتبہ ہے بیچوں داور کا

وہ طوبیٰ جسکی شہرت ہے ستوں ہے تیری مسجد کا
وہ جنّت جس کی چرچا ہے وہ نقشہ ہے تیرے در کا

تمنّا ہے تیری صحرا کے کانٹوں پر میں جا لوٹوں
رگِ مجنوں کو پھر سودا ہوا ہے نوکِ نشتر کا

تمنّا ہے کہ اِک اِک بال کی سو سو بلائیں لے
دلِ صد چاک شانہ بنکے گیسوے پیمبر کا

بھلا ہوں یا بُرا ہوں خیر جیسا ہوں تمہارا ہوں
طریقہ ہے کریموں کا نبھانا اپنے چاکر کا

ہمیں رُوٹھے سے کیا نسبت مگر جب تیرا نام آوے
تو کچھ نقشہ بدل جاتا ہے اپنے دیدۂ تر کا

یہ ضعفِ ناتوانی ہے کہ مُرغِ نیم بسمل بھی
یہ کہتا ہے چلو دیکھیں تماشا فیضِ مضطر کا

پھر اگلی آیت پر ادب احمدیہ کے سکھانے پر اور زور دیا گیا۔ کہ تمہاری سب کی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ ہوں یعنی یہاں تک ادب حضرت ملحوظ ہوا کہ آواز جو ہوا میں ملے تو تمہاری آواز ہوا میں بھی زیادتی آوازِ نبی پر نہ پکڑے ۔

لطیفہ۔ اے طالبِ حق ایک نکتہ باریک اس آیت میں اور بھی ہے جس کا بیان خالی از لُطف نہ ہوگا۔ خدا نے قرآن میں فرمایا لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا یعنی انسان کو اللہ نے عبادات و ادائے فرائض میں ایسی چیز کے لئے مجبور نہیں کیا جو وہ نہ کر سکے اور جس کی طاقت اُس میں نہ ہو لیکن اس آیت میں باریک نظر سے دیکھا جاوے تو ایک عجیب حکم ہے۔ اللہ کو حسبِ احمدی یہاں تک ملحوظ ہے کہ حکم دیا کہ تم سب لوگوں کی آوازیں مل کر رسُول کی آواز سے بڑھ نہ جائیں۔ اب جائے غور یہ امر ہے کہ اگر مسلمانوں کے مجمع میں حضرت موجود ہوں اور وہ سب آہستہ آہستہ بھی آوازیں نکال کر باتیں آپس میں کریں تو ضروری ہے کہ اُن کی سب آوازوں کا مجموعہ آنحضرت کی ایک اکیلی صدا پر غالب آتا ہوگا۔ یہ ہر روز کا مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے مجمعے میں معمولی لوگوں کی باہمی آہستہ گفتگو بھی پورا ایک غوغا کا رنگ پکڑ لیتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ بہت ہی مشکل امر تھا جس کے لئے حکم نص ہُوا۔ اور جس کی بجاآوری واقعی ذرا مشکل کام ہے۔ مگر ہو جو کچھ ہو۔ اپنے پیارے نبی کی خاطر تھا جو کچھ تھا۔ فافہم وتفکر ۔

قبیلہ بنی تمیم کے سرداروں نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (جب کہ حضرت دوپہر کو استراحت فرما رہے تھے) عقبِ حجرات سے آوازیں دینا شروع کر دیں۔ کہ یا حضرت باہر تشریف لائیں۔ خدا کو اپنے حبیبؐ کا ادب ملحوظ خاطر تھا۔ یہ امر بہت ناگوار ہُوا۔ اور نص قرآنی یہ عتاب ہُوا کہ اے بے عقلو اپنے آقا کے پاس ملاقات کا تم نے یہ عجیب طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں یہ روش پسند نہیں۔ شاہانہ طریق سے ہمارے رسُول کی انتظار کرو عام دہقانیوں کی طرح گھر پر جاکر آوازیں نہ دو۔ اس کی درگاہ میں ایسے جاؤ جس طرح بادشاہ کے دربار میں جایا کرتے ہو۔ اس طرح کی روش اچھی نہیں اور ہم کو ہرگز منظور نہیں ہے۔ پھر اپنے اس جذب محبت کو ایک کامل جوش سے یوں فرمایا کہ اگر وہ صبر اور انتظار کرتے حتےٰ کہ خود بخود حضرت اپنے وقت پر باہر تشریف لاتے تو یہ بہت بہتر بات تھی۔ قربان جاؤں ایسے نبی کے نام پر ؎

ہزار بار بشویم دہن ز عطر و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و مودت کا ایک عجیب انداز آیت ذیل سے ظاہر ہوگا:-

(۱۷) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ سورہ احزاب رکوع ۶ پارہ ۲۲۔ ترجمہ اے مسلمانو نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں مت جاؤ

دلیل نمبر ۲۱

سوائے اس صورت کے کہ جب تم کو بلایا جاوے اور حکم دیا جاوے دعوت کا ایسی حالت میں کہ انتظار نہ کھینچو اُس طعام کے وقت (یعنی دیکھا کہ طعام کا وقت ہے تو جھٹ مکان حضرت کو چلے گئے) لیکن جب تمہاری دعوت ہو تو جاؤ پس جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو چلے آؤ۔ وہاں بیٹھے بیٹھے باتیں نہ کرو تحقیق یہ باتیں رنج میں ڈالتی تھیں نبی اکرم کو لیکن بوجہ (اپنے خلق کریم کے) حیا کرتے تھے تم سے ولیکن خدا کو سچ کہنے میں کوئی شرم نہیں ۔

اس آیت میں ادب دعوت محمدیہ سکھلایا گیا کہ اس طرح جاؤ اور اس طرح جلدی واپس آجاؤ۔ مگر سُبحان اللہ عشق محمدؐ کے کیا کرشمے اس آخری پُرزور کلمہ سے ظاہر ہوتے ہیں کہ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ کہ اے لوگو حضرت تو تم سے حیا کی وجہ سے اس تکلیف کو ظاہر نہ کر سکے مگر ہم سے رہا نہیں جاتا اور ہم نہیں چھپاتے۔ سچ تو یوں ہے ہمیں ایسی حرکت ہرگز پسند نہیں سُبحان اللہ نبی ہو تو ایسا ہو۔ صَلَّی اللّٰہ وسلامہ علیہ ۔

ایک اور آیت حضرت کے ادب سکھانے کے لئے قرآن میں مذکور ہے کہ:-

(۱۸) لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ترجمہ اے مسلمانو حضرت کو اس طرح نہ بُلاؤ جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو نام لیکر بلایا کرتے ہو۔ خداوند کریم کو حضرت کا نام لے کر پکارنا بھی سخت ناگوار گذرا اور کہا کہ میرے محبوب کا نام لینا بے ادبی ہے جب پکارو یا رسُول اللہ، یا نبی اللہ، یا رحمۃ للعالمین کہکر پکارو اس پیارے کو نام لے کر پکارنا ہمیں ہرگز نہیں بھاتا ۔

(۱۹) وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ وَاَنْتَ فِیْہِمْ ترجمہ اللہ عذاب انکو نہیں

دلیل نمبر ۲۲

دلیل نمبر ۲۳

دیگا جب تک آپ کا وجود اُن میں ہے ۔ حضرت کے وجود باجود کا لحاظ یہاں تک ہُوا کہ عذاب کو دُور کیا۔ اور رحمت کے بادل اُمّت پر برسائے۔ سابقہ اُمّتوں کو ملاحظہ کرو کہ ذرا ذرا سی نافرمانی کی وجہ سے مسخ ہوئے، بندر بنائے گئے، پتھروں کی بارشیں اُن پر ہوئیں۔ اور حضرت کی اُمّت کی فروگذاشت اور تقصیر پر دنیا میں اس پر عذاب کوئی نازل نہ ہُوا۔ کسی کی صورت مسخ نہ ہوئی۔ محض کس لئے صرف اسی نبی اُمّی کے لئے۔ اسی کے لحاظ سے، ورنہ کیا ہم اور کیا ہمارا مُنہ۔ یہ اس نبی کی برکت ہے کہ اُمت اس قدر نافرمانیوں کا ارتکاب کرتی ہے اور دنیا میں اس پر صریح عذاب آسمانی نہیں اُترتا ۔

آخر میں ایک آیت کو لکھتا ہوں جس پر تمام ایمان کا دار و مدار ہے اور صافی دل اصحاب کے لئے باعث خط روح ہے۔ وھو ھذا:۔

(۲۰) اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ترجمہ تحقیق اللہ اور اُس کے تمام فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر (پس) اے مسلمانو (تم بھی) درود بھیجو اس نبی پاک پر اور سلام۔ سورۂ احزاب۔ رکوع ۶۔ پارہ ۲۲ ۔

دلیل نمبر ۲۷

اس پیاری آیت میں دنیا کے لوگوں کو خداوند کریم نے ظاہر فرمایا کہ اے میرے بندو کہ تم کو جس طرح دنیا میں کوئی نہ کوئی کام کرنا ہوتا ہے اُسی طرح مجھے بھی ایک کام رہتا ہے۔ جس کو میں کرتا رہتا ہوں اور جس طرح تم میں سے ہر ایک کو دنیا میں کوئی خاص کام سُپرد ہے اسی طرح مجھ کو بھی ایک کام ہے۔ اور وہ کام مجھے ایسا پیارا اور بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اپنے فرشتوں کو بھی شامل کر کے کرتا ہوں تاکہ وہ زیادہ ہو اور اُس کام کی رونق دوبالا ہو۔ وہ کام کیا ہے اپنے پیارے دُلارے نبی اکرم کا نام لینا اور اس پر

رحمت کی نچھاور کرنا۔ پس میرا تو یہ کام ہے۔ سُبحان اللہ اے طالبانِ راہ محمدی یہ درجہ حبیب پاک ہے کہ خداوند کریم مع اپنے فرشتوں کے ہر روز اپنے پیارے پر دُرود بھیجتا ہے۔ بعد ازیں خداوند تبارک و تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ اے لوگو۔ اے مسلمانو جب میں اور میرے فرشتے رسُول پر درود اور اسلام بھیجتے ہیں تو تم بھی میرے حبیب پر درود بھیجنے میں بخل نہ کرو۔ اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا تم پر فرض ہے۔ اے برادر جب کسی مجلس یا مقام میں حضرت کا نام آجاوے تو بموجب نص صریح تم پر واجب ہے کہ حضرت پر درود و سلام بھیجئے۔ درحقیقت حضرات اہل تصوّف کے نزدیک سوائے درود شریف کے اعلیٰ و اکمل کوئی شغل نہیں صیقل قلب کے لئے بغیر اس کے اور کوئی درماں نہیں ہے۔ اور اس کے بغیر تقرب الی الرسول صاحبان دل کے نزدیک محال ہے فافہم۔

واقعی اس آیت شریف کو پڑھ کر دل میں پایہ حضرت کا ایک عجیب سماں بندھ جاتا ہے۔ اس راز کو وہ سمجھے جس کو خدا نے بصیرت کامل عطا کی ہو۔ کور باطن اور ظاہر بین کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آیت مذکورہ کے قریب قریب چند بند تضمین ذیل کے درج کرتا ہوں جو نہایت ہی دلکش ہیں ؎

نقاب چہرہ سے خورشید جب اُٹھاوے ہے — فلک ہر ایک کو ہر کام میں لگاوے ہے
کوئی حرم کو کوئی بُتکدہ کو جاوے ہے — کوئی تلاش معیشت میں سر کھپاوے ہے
جو پوچھوں دل سے میں تو بھی کہیں کو جاوے ہے — تو بھر کے آنکھوں میں آنسو یہ کہہ سُناوے ہے

علے الصباح کہ مردم بکار و بار روند
بلا کشانِ محبت بکوے یار روند

شاعرِ بالا نے اپنے روزانہ کام کا جس طرح اظہار کیا ویسے ہی جلال الہیہ نے عشق احمدیہ

ہیں اپنے دردِ محبت کو اُمتِ احمدیہ پر ظاہر فرما کر حکم دیا کہ اس طرح تم بھی کرو اور اس میں کوتاہی نہ ہو۔ دیکھو میں اور میرے فرشتے برابر اس کام کو کرتے رہے ہیں ؎

یا سید الانام درود جناب تو ۔ ورد زبان ماست مدام سوال صبح و شام

نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم باز دور ۔ در دستِ ماہمیں صلوات است والسلام

اللھم صل علیٰ محمد عبدك و رسولك النبی الامی وعلیٰ آل محمد وازواجہٖ وذریتہٖ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم فی العلمین انك حمید مجید وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ط ؛

اے طالب ذوق احمدیہ میں نے اس حصہ اول کو بفضلہ پورا کر دیا۔ فضائل احمدیہ تو بمصداق قل لو کان البحر مدادا لفضائل النبی لنفد البحر کسی صورت میں ختم نہیں ہو سکتیں۔ میں نے اپنی بساط بھر مختصراً عرض کیا۔ میں اس لکھنے سے نہ تو عالم کہلوانا چاہتا ہوں نہ صوفی صرف اپنی عقیدت کے ظاہر کرنے کے لئے اور اپنے برادر خورد حافظ سید غلام علی شاہ اندرابی اطال اللہ عمرہ کی پاس خاطر اس رسالہ کو لکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس مبارک رسالہ کے باعث بارگاہ احمدیہ میں مجھے باریابی ہوگی اور مجھ کو محروم نہ کیا جاوے گا۔ خدا حب احمدی کو دل میں جگہ دے جس دل میں یہ نہ ہو وہ اُجاڑ بہتر ع

بے حُبِّ احمد جینا حرام ہے

پیارے ناظرین محبت احمدی کا بیج دل میں بوؤ۔ اور اس پودے سے اپنے دل کی کیاری کو سرسبز کرو۔ افسوس ہے کہ اگر عشق تم میں نہ ہو تو تم جمادات اور نباتات سے بدتر ہو رہو گے حضرت کا عشق پہاڑوں میں درختوں میں پتھروں میں جلوہ گر ہوا اور اس نے آپکے زمانے

رسالت میں کیا کیا کرشمے دکھائے۔ اس کا ادنےٰ کرشمہ قصہ ستون حنانہ کا ہے۔ جو محظ بوجہ خاطر ناظرین ذیل میں نقل کرتا ہوں:۔

قصّۂ ستونِ حنّانہ

روایت ہے کہ حضرت رسالتمآب نے ۷ھ ہجری المقدس میں بعض کہتے ہیں ۸ھ ہجری میں ممبر بغرض خطبہ مقرر فرمایا۔ پیشتر ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ اور وعظ فرمایا کرتے۔ اب اس قدر مدّت کے بعد آپ نے ممبر استعمال فرمایا اور ایک دن جمعہ کے روز آپ ممبر پر تشریف آور ہوئے اور وعظ فرمانے لگے۔ تو اتنے میں مختلف رونے کی صداؤں کا غوغا بلند ہوا بعض نے روایت کی ہے کہ اس طرح کی آواز اس ستون سے نکلتی تھی کہ جس طرح کسی اونٹنی کا بچّہ گم ہو گیا ہوتا ہے اور چلّاتی ہے۔ اور بعض نے روایت کی کہ ستون پھٹ گیا۔ القصّہ حضرت نے صحابہ کو متوجہ ستون کی طرف کیا۔ بعض صحابہ یہ حالت دیکھ کر خود بھی بیقرار ہو گئے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ممبر سے اُتر آئے اور اُس کو گلے لگایا۔ اور فرمایا۔ اے ستون! اگر تو کہے تو تجھے تیری جگہ لگا دوں یا اگر کہے تو تجھے بہشت میں گاڑ دوں۔ کہ تو سرسبز ہو۔ اور میری اُمّت کے اولیا تم سے ثمرہ کھائیں۔ ستون نے آخرت کو پسند کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت نے پھر اس ستون کو گلے سے لگایا اور کہا کہ نعم قد فعلتُ پھر ممبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا کہ اگر میں اس کو تسکین نہ دیتا تو تمام زمان قیامت تک نالہ وفغاں کرتا رہتا۔ چند شعر اس کے حال کے مولانا مولوی معنوی علیہ الرحمۃ سے

بغرض خط خاطر نقل کرتا ہوں مثنوی معنوی

اُستنِ حنّانہ از ہجرِ رسُول — نالہ مے زد ہمچو ارباب عقول ؏

در میانِ مجلسِ وعظ آنچناں — کز وے آگہ گشت ہم پیر و جواں

در تحیّر ماند اصحابِ رسُول — کز چہ مے نالد ستون با عرض و طول

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستوں — گفت جانم از فراقت گشت خوں

از فراقِ تو مرا چوں سوخت جساں — چوں ننالم بر تو اے جانِ جہاں

مسندت من بود و از من تافتی — بر سرِ ممبر تو مسند ساختی

القصہ اس ستون کو دفن کیا گیا۔ اور اس حال کو مولٰنا علیہ الرحمۃ حسب ذیل ارقام فرماتے ہیں ؎

آں ستوں را دفن کردند زیر — تا چو مردم حشر گردد روزِ دیں

تا بدانی ہر کہ را ایزد بخواند — از ہمہ کارِ جہاں بے کار ماند

پس اے طالب صراط مستقیم دامن احمدیہ کو ہاتھ میں لے اور جذبِ مصطفویہ سے اپنے دلی شوق کو ہر دم بڑھا تب مراد حاصل ہوگی ورنہ محال۔ دیکھ حنّانہ ستون کو محض محبّت نبی کی وجہ سے کیا مرتبہ حاصل ہوا ؎

بنواخت نورِ مصطفےٰ از آستیں حنّانہ را

کمتر ز چوبے نیستی حنانہ شو حنانہ شو

خاتمہ

یہاں میں حصۂ اوّل کو ختم کرتا ہوں کہ میرا اور آپ سب کا خداوند کریم محبت احمدیہ میں خاتمہ کرے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی وسیلہ نجات ہم لوگوں کے لئے نہیں ۔

میری آخری مؤدبانہ التجا ہے کہ مَیں نے اس کتاب کو بحثا بحثی کے بازار میں ڈالنے کے لئے پیش نہیں کیا۔ یہ صرف اپنی عرض حال ہے۔ کوئی مانے نہ مانے سُننے نہ سُننے اُسے اختیار۔ یہ ایک مجنونانہ تحریر ہے۔ اپنے سی مذاق جو رکھتے ہیں وہ اس مختصر سی تحریر میں بہت کچھ پالیں گے زیادہ کیا کہوں ۔

یہ صرف عرض حال ہے، جو صاحب حال ہے، اس کے لئے معاملہ صاف ہے، مَیں نے کہہ دیا۔ امید ہے پانے والے پالیں گے۔ والسّلام خیر ختام ۔

تمّت وباللہ التوفیق

عربی سے اردو ترجمہ

کتاب فتح الربانی والفیض الرحمانی

یعنے مجموعہ خطبات و واعظ حضرت محبوب سُبحانی قطب ربانی غوث صمدانی میران محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ جس کو حضرت اقدس کے خلیفہ اعظم حضرت شیخ عفیف الدین ابن المبارک قادری قدسرہٗ نے تالیف کیا تھا اور یہ مجموعہ نہایت خرچ کثیر سے بامحاورہ اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب پُرانوار میں حضرت غوث پاک کے باسٹھ ۶۲ واعظ ہیں جو باسٹھ ۶۲ محبوں کے نام سے نامزد کئے گئے ہیں۔ ہر ایک وعظ نہایت موثر اور بابرکت ہے جسمیں ہر ایک قسم کے نصائح درج ہیں۔ کیا بلحاظ سلامت اور کیا بلحاظ جامع ہونیکے نہایت پُر لطف ہیں۔ شریعت۔ طریقت اور حقیقت و معرفت کے دلچسپ کرشمے کھلاتے ہیں۔ توحید آلہی کے جلوے نظر آتے ہیں۔ راستی اور سلامت روی کے سبق دیتے ہیں غرضیکہ ایک ایک لفظ نور اعلیٰ نور ہے۔ ان باسٹھ ۶۲ خطبوں اور وعظوں کے علاوہ آخر حضرت قدس نے بعض استفسارات کے نہایت دلچسپ اور پُر از نصیحت جواب عطا فرمائے ہیں جن کی نسبت بعض اکابر نے سوالات استقدر دلفریب اور نصیحت بخش ہیں کہ جس سے ہر ایک طالب مولا عمدہ سبق حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب کی ضخامت ۵۲۴ صفحہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کی عمدگی قابل دید ہے۔ باوجود اسقدر گرانی کاغذ کے زمانہ میں ایسے نفیس کاغذ پر کتاب طبع کی گئی ہے۔ جو قابل دید ہے۔ باوصف اس قدر لاگت اور کوشش کے قیمت نہایت قلیل رکھی گئی ہے یعنے صرف تین روپیہ ٭

عاشقان دربار حضرت قادر یہ منگوا کر جناب غوث پاک کے ارشادات سے مستفید ہوں ٭

عربی سے اردو ترجمہ کتاب اربعین فی اصول الدین

تصنیف لطیف حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب بلحاظ اپنے مضامین کے نہایت نادر الوجود اور بے مثیل ہے عربی سے بامحاورہ اردو زبان میں بصرف زر کثیر ترجمہ ہو کر طبع ہو گئی ہے اس کتاب میں امام صاحب علیہ الرحمۃ نے انسان کو حصول اللہ کے طریق بتائے ہیں۔ اور حضرت مصنف نے دیباچہ اس کی مفصل تشریح کر دی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کتاب محض ان لوگوں کی خاطر لکھی گئی ہے جن کو اللہ تعالےٰ کی جستجو ہے اور جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر عمل پیرا ہو گا وہ حصول مولیٰ میں کامیاب ہو گا۔ نیز آپ نے بالفاظ صریح اس امر کا اعلان کیا ہے کہ دنیا دار اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ بلکہ اس سے وہی شخص فائدہ اٹھائیگا جو ذات الٰہی کا طالب ہو گا۔ قیمت ۱۲ عہ

عربی سے اردو ترجمہ کتاب جواہر القرآن

یہ کتاب دوسرا حصہ ہے کتاب الاربعین فی اصول الدین حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ کا اس نادر اور بے مثیل کتاب میں امام صاحب علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم سے جو آیات چن چن کر لکھے ہیں ان کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ جواہر بے بہا ہیں مسلمان انکے مطالعہ اور ورد سے مستفیض ہو سکتے ہیں اور جو شخص اربعین فی اصول الدین کا مطالعہ کرے اس کے لئے اس کا پڑھنا بھی نہایت ضروری ہے درحقیقت امام صاحب علیہ الرحمۃ نے جس خوبی سے انتخاب جواہرات کیا ہے وہ نہایت بے مثیل طریقہ ہے۔ اہل ذوق اور صاحب شوق الٰہی ان ہر دو کتابوں کو خرید کر عزیز جاں بنائیں خوشخط قیمت ۸ر

اردو ترجمہ کتاب مشکوٰۃ الانوار

یہ عجیب و غریب دلچسپ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف سے ہے اس میں حضرت نے اللہ نور السموات والارض کی نہایت عمدہ تفسیر فرما کر آیہ مشکوٰۃ الانوار تفصیل فرمائی ہے۔ قیمت ۸ر

اردو ترجمہ مقصد الاسنیٰ شرح اسماء الحسنیٰ

جناب امام غزالی علیہ الرحمۃ نے اسمائے باری تعالےٰ کی شرح نہایت شرح و بسط کے ساتھ فرمائی ہے اور منطقیانہ و فلسفیانہ طور سے ہر ایک اسم شریف کی شرح میں بحث کی ہے جس کا بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر طبع کرا گیا ہے قیمت ۱۲ر

اردو ترجمہ

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی

مع مفصل سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ آپ کا مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً اپنے پیر دستگیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولےٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران و سرگردان پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینۂ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہمیدگی سے باہر تھا۔ لہذا بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ و حلقہ بگوشان خاندان نقشبندیہ کے لئے بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوش قلم اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے ہیں جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولےٰ بیساختہ یہ شعر ورد کرنے لگے گا

جماد چند دادم جاں خریدم　　بنام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت دفتر اوّل ۱۲ عہ　　قیمت دفتر دوم ۱۴ عہ　　قیمت دفتر سوم ۲ عہ

المشتہر سوانح عمری مجدد صاحب علیہ الرحمۃ علیحدہ بھی ملسکتی ہے قیمت ۱۰ ر

ملک فضل الدین و ملک چنن الدین و ملک تاج الدین کی زئی تاجران کتب قومی

کوچہ کی زئیاں　　منزل نقشبندیہ　　بازار کشمیری

لاہور